www.quranonlinelibrary.com

نبذة مختصرة عن
القصيدة الشاطبية

بسم الله الرحمن الرحيم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

﴿قرآءت﴾

قراءت: اس علم کو کہتے ہیں جس سے کلمات قرآنیہ میں قرآن مجید کے ناقلین کا وہ اتفاق واختلاف معلوم ہو جو نبی کریم ﷺ سے سن لینے کی بناء پر ہے، اپنی رائے کی بناء پر نہیں۔

فائدہ یہ ہے: کہ اس سے قرآن مجید تحریف وتغیر اور غلطی سے محفوظ رہتا ہے اور ائمہ کی تمام قراءات بھی معلوم ہو جاتی ہیں۔

اس کا ماخذ: ائمہ کی ان صحیح اور متواتر نقلوں سے ہے جو ان کو نبی کریم ﷺ سے پہنچی ہیں یعنی کسی کا ایجاد کیا ہوا نہیں ہے۔

Scanned with CamScanner

www.Quranonlinelibrary.com

﴿بدورسبعہ اوران کے رواۃ وطرق کا نقشہ﴾

عدد	امام	راوی اول	طریق	راوی دوم	طریق
❶	نافع مدنی	قالون	ابونشیط	ورش	ازرق
❷	ابن کثیر مکی	بزی	ابوربیعہ	قنبل	ابن مجاہد
❸	ابوعمرو بصری	دوری بصری	ابوالزعراء	سوسی	ابن جریر
❹	ابن عامر شامی	ہشام	حلوانی	ابن ذکوان	اخفش
❺	عاصم کوفی	شعبہ	یحییٰ	حفص	عبید
❻	حمزہ کوفی	خلف	ادریس حداد	خلاد	ابن شاذان
❼	کسائی کوفی	ابوالحارث	محمد بن یحییٰ	دوری کسائی	ابوالفضل عیسیٰ

فائدہ❶: علامہ شاطبی رحمہ اللہ (صاحب قصیدہ شاطبیہ) نے قراء کے لیے"بدور"اور رواۃ کے لیے "شُھُبُ" لفظ استعمال کیا ہے۔ بدور: چودھویں رات کے چانداور شھب: روشن ستارے

فائدہ❷: طرق جمع ہے طریق کی، طریق ان حضرات کو کہتے ہیں جن سے راوی کی روایت کی اشاعت ہوئی ہو، یعنی راوی کے شاگرد کو طریق کہتے ہیں۔ روایت کی نسبت راوی کی طرف اور قراءت کی نسبت امام اور قاری کی طرف ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر عاصم کی قراءت اور حفص کی روایت اور ابن صباح النھشلی کا طریق کہا جاتا ہے۔ ان طرق میں سب کے سب ثقات اور معتبر ہیں۔

Scanned with CamScanner
المكتبة العالمية الفريدة لكتب التجويد والقراءات على الشبكة العنكبوتية

www.Quranonlinelibrary.com

﴿نوٹ﴾: علامہ شاطبی رحمہ اللہ نے جن رواۃ کا ذکر کیا ہے ان کی حسب ذیل تین قسمیں ہیں:

❶- وہ راوی جنہوں نے امام سے براہ راست روایت حاصل کی جیسے قالون اور ورش نے امام نافع سے۔ اور شعبہ وحفص نے امام عاصم سے۔ اور ابوالحارث ودوری کسائی نے امام علی کسائی سے۔

❷- وہ راوی کہ ان کے اور ان کے امام کے درمیان ایک واسطہ ہے اور وہ ہیں دوری بصری وسوسی، کہ ان کے اور ان کے امام ابوعمرو بصری کے درمیان ایک شیخ یزیدی کا واسطہ ہے، اسی طرح خلف وخلاد اور ان کے امام حمزہ کے درمیان شیخ سلیم واسطہ ہیں۔

❸- وہ کہ ان کے اور امام کے درمیان ایک سے زیادہ واسطے ہیں اور وہ ہیں: بزی وقنبل اور ہشام وابن ذکوان۔ کہ بزی وقنبل اور ان کے امام ابن کثیر مکی کے درمیان، اسی طرح ہشام وابن ذکوان اور ان کے امام عبداللہ بن عامر کے درمیان ایک سے زیادہ واسطے ہیں۔

﴿قراءت، روایت، طریق اور وجہ میں فرق﴾

اصطلاح قراء میں جو اختلاف کسی قاری، (جیسے امام نافع یا امام ابن کثیر مکی) کی طرف منسوب ہو اس کو قراءت، اور جو اختلاف کسی راوی (جیسے قالون یا ورش) کی طرف منسوب ہو اس کو روایت اور جو اختلاف راوی کے شاگرد کی طرف منسوب ہو اس کو طریق کہتے ہیں۔ طریق راوی کے اس شاگرد کو کہتے ہیں جس سے راوی کی روایت شائع ہوتی ہے۔ مطلقاً ہر شاگرد کو طریق نہیں کہتے، اور جو اختلاف بطور تخییر کے ہو اس کو وجہ کہتے ہیں، مثلاً: بین السورتین میں اثبات بسملہ مکی کی قراءت، اور قالون کی روایت ہے نافع سے، اور ورش سے اصبہانی کا اور ازرق سے ابوعدی کا طریق ہے جس کو انہوں نے ابن سیف کے ذریعہ ازرق سے نقل کیا ہے اور بسملہ کی تین صورتیں: فصل کل، فصل اول وصل ثانی، وصل کل وجوہ کہلاتی ہے۔

Scanned with CamScanner
المكتبة العالمية الفريدة لكتب التجويد والقراءات على الشبكة العنكبوتية

www.Quranonlinelibrary.com

﴿خلاف واجب اور خلاف جائز میں فرق﴾

قراءت، روایت اور طریق کے اختلافات کو خلاف واجب اور وجوہ کے اختلافات کو خلاف جائز کہتے ہیں۔

سبعہ قراءت کی تکمیل کے لیے خلاف واجب کے تمام اختلافات کا پڑھنا ضروری ہے۔ اگر کوئی قراءت یا روایت یا طریق رہ جائے تو سبعہ قراءت ناقص رہے گی۔ (1)

بخلاف، خلاف جائز کے، کہ تمام وجوہ میں سے کسی ایک وجہ کا پڑھ لینا کافی ہے۔ تمام وجوہ کو جمع کرنے کی ضرورت نہیں، اس سے سبعہ قراءت میں نقص لازم نہیں آتا، البتہ اگر افادہ یا استفادہ کی نیت سے جمع کرلے تو کوئی حرج نہیں۔

﴿تنبیہ﴾:

خلاف واجب کی صورت میں جو قراءت یا روایت یا طریق پڑھنا شروع کرے ہر جگہ اس کی پابندی ضروری ہے، ایک قراءت کو دوسری قراءت کے ساتھ یا ایک روایت کو

---

(1) اسی طرح اگر ایک قاری کی پوری قراءت پڑھنا چاہیں تو اس کے دونوں راویوں کی روایتوں کا پڑھنا ضروری ہے، ورنہ قراءت ناقص رہے گی، اسی طرح اگر کسی قاری کے صرف ایک راوی کی پوری روایت پڑھنا چاہیں تو ہر طریق کا پڑھنا ضروری ہے اگر کوئی طریق رہ جائے گا تو اس راوی کی روایت پوری نہ ہوگی، اسی طرح اگر کسی راوی کے ایک ہی طرق کو پورا کرنا چاہیں، اور اس طریق سے مختلف صورتیں ثابت ہوں، تو اس طریق کی تکمیل کے لیے ان تمام صورتوں کا پڑھنا ضروری ہے ورنہ وہ طریق پورا نہ ہوگا۔

Scanned with CamScanner
المكتبة العالمية الفريدة لكتب التجويد والقراءات على الشبكة العنكبوتية

www.Quranonlinelibrary.com

دوسری روایت کے ساتھ یا ایک طریق کو دوسرے طریق کے ساتھ خلط کرنا جائز نہیں۔ ورنہ کذب لازم آئے گا۔

﴿فائدہ﴾:

تعوذ و تسمیہ، و ابتداء قراءت کے وصل و فصل کے وجوہ، اسی طرح وقف میں اسکان وروم واشمام کے وجوہ، اسی طرح مد عارض، مدلین لازم و عارض میں قصر و توسط وطول کے وجوہ، نیز امام حمزہ و ہشام کے لیے مہموز پر وقف کرنے کے وجوہ یہ سب خلاف جائز ہیں۔

﴿جمع الجمع میں چار ضروری شرائط﴾

❶- خوبی وقف، کہ وقف نا مناسب موقع پر نہ ہو، پس (وَمَا مِنْ إِلٰهٍ) اور (وَمَا أَرْسَلْنَاكَ) میں (إِلَّا) سے پہلے وقف کر کے وجوہ نہ پورے کرے، کیونکہ معنی نا مناسب ہو جاتا ہے۔

❷- خوبی ابتداء، کہ یہ بھی نا مناسب مواقع سے نہ ہو، مثلاً (إِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ) اور (إِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ) اور (إِيَّاكُمْ أَنْ تُؤْمِنُوْا) سے ابتداء نہ کرے، کیونکہ خلاف معنی کا وہم ہوتا ہے۔

❸- حسن اداء اور تجوید کی پوری رعایت اور پابندی، آج کل اس کا بالکل نہیں خیال کیا جاتا۔

❹- قراءت میں ترکیب اور خلط نہ ہونے پائے۔

Scanned with CamScanner
المكتبة العالمية الفريدة لكتب التجويد والقراءات على الشبكة العنكبوتية

www.Quranonlinelibrary.com

﴿قصیدہ شاطبیہ اور اس کی خصوصیات﴾

اگرچہ قراءت کو نظم میں لکھنے کے موجود ابوالحسن حصری ہیں، لیکن پوری قراءت سبعہ کو سب سے پہلے امام شاطبی رحمہ اللہ نے ہی نظم کیا ہے۔

آپ کے زمانہ میں اور آپ کے بعد بھی بہت سے آئمہ فن نے قراءت پر قصائد لکھے ہیں لیکن واقعہ ہے کہ کوئی قصیدہ شاطبیہ کی گرد کو بھی نہ پہنچ سکا۔

علامہ جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قصیدہ شاطبیہ کے سامنے فصحاء اور بلغاء نے گھٹنے ٹیک دیئے۔

صاحب مفتاح السعادہ طاش کبریٰ زادہ (م۹۶۲ھ) لکھتے ہیں کہ یہ وہ قصیدہ ہے جو ملکوں ملکوں اور شہروں شہروں پھیلا اور ہر زمانہ کے علماء نے اس کو قبول کیا۔

متاخرین کا اس پر اتفاق ہے کہ شاطبیہ کے بغیر قراءت سبعہ پر کامل عبور حاصل نہیں ہوسکتا، اس عجیب وغریب قصیدہ کی خوبیوں اور لذتوں سے پوری طرح وہی حضرات واقف ہیں جو ہمیشہ اس کو پڑھنے پڑھانے میں مصروف ہیں لیکن چند خوبیاں جنہیں دوسرے لوگ بھی سمجھتے ہیں، یہ ہیں:

❶-الفاظ جو استعمال کیے ہیں نہایت فصیح و بلیغ ہیں۔

❷-اس میں پُراثر نصیحتیں بھی ہیں۔

❸-قرآن مجید کے الفاظ بھی جا بجا آتے رہتے ہیں جس سے اس کی خوبیوں میں چار چاند لگ جاتے ہیں۔

Scanned with CamScanner
المكتبة العالمية الفريدة لكتب التجويد والقراءات على الشبكة العنكبوتية

www.Quranonlinelibrary.com

۴-قراءت بیان کر کے بہت سے مواقع میں صرف ونحوی اعتبار سے ان کی وجہ بھی بتلاتے ہیں جو عربی طلبہ کے لیے بطور خاص مفید ہوتی ہے۔

۵-چونکہ قراءت سبعہ کے تمام مسائل کو اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے اور مختصر الفاظ سے بہت سے مطالب نکالنے پڑتے ہیں، اس لیے یہ نظم علمی واقفیت کے ساتھ طلبہ کی عقل وفہم اور ذہانت میں بھی نمایاں ترقی کا باعث ہوتی ہے اور صرفی ونحوی استعداد میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

Scanned with CamScanner
المكتبة العالمية الفريدة لكتب التجويد والقراءات على الشبكة العنكبوتية

www.Quranonlinelibrary.com

﴿رموز واصطلاحات کا بیان﴾

قراء اور رواۃ کے ناموں کے بجائے اختصاراً ان کے لیے "اَبْجَدْ" کے حروف استعمال کیے ہیں، اس طرح کہ ان حروف کے ساتھ کلمے تین تین حرفی ہیں، جن کی ترتیب یہ ہے: " اَبَجْ ، دَهَزْ، حُطِّی، كَلِمْ، نَصَعْ ، فَضَقْ، رَسَتْ" یہ حروف بھی اکیس ہیں اور قراء ورواۃ کے نام بھی اکیس ہیں، ان حروف کو ترتیب وار ناموں پر تقسیم کرلو، اس طرح کہ ہر کلمہ کا پہلا حرف اماموں کی رمز ہوگا اور باقی دو حرف ان کے بالترتیب راویوں کے لیے رمز ہو جائیں گے۔ مثلاً: 'اَبَج' کا "ہمزہ" امام نافع کے لیے اور "ب" راوی قالون، اور "ج" راوی ورش کے لیے رموز ہونگے۔ اسی طرح باقی کو بھی سمجھ لیجیے

﴿رموز کی مرموزین پر تقسیم﴾

عدد	کلمات رمزیہ	حروف رمزیہ	تشریح مرموزین	
		ا	نافع	امام اول
❶	اَبَجْ	ب	قالون	راوی اول
		ج	ورش	راوی ثانی
		د	ابن کثیر مکی	امام ثانی
❷	دَهَزْ	ه	بزی	راوی اول
		ز	قنبل	راوی ثانی
		ح	ابوعمرو بصری	امام ثالث
❸	حُطِّی	ط	دوری بصری	راوی اول

Scanned with CamScanner
المكتبة العالمية الفريدة لكتب التجويد والقراءات على الشبكة العنكبوتية

www.Quranonlinelibrary.com

		ی	سوسی	راوی ثانی
		ک	ابن عامر شامی	امام رابع
۴	کَلِمْ	ل	ہشام	راوی اول
		م	ابن ذکوان	راوی ثانی
		ن	عاصم کوفی	امام خامس
۵	نَصَعْ	ص	شعبہ	راوی اول
		ع	حفص	راوی ثانی
		ف	حمزہ کوفی	امام سادس
۶	فَضَقْ	ض	خلف	راوی اول
		ق	خلاد	راوی ثانی
		ر	کسائی کوفی	امام سابع
۷	رَسَتْ	س	ابوالحارث	راوی اول
		ت	دوری کسائی	راوی ثانی

Scanned with CamScanner
المكتبة العالمية الفريدة لكتب التجويد والقراءات على الشبكة العنكبوتية

www.Quranonlinelibrary.com

﴿رموز کی تین قسمیں﴾

❶- رمز حرفی مفرد:

جو ایک ایک قاری یا ایک ایک راوی کے لیے ہو، اور یہ ''انج'' سے ''رست'' کی تا، تک اکیس رموز ہیں، جو نقشہ میں گزر چکی ہیں۔

❷- رمز حرفی مرکب:

جو ایک ایک حرف سے کئی کئی قاری مراد ہوں اور وہ '' ثَخَذْ ، ظَغَشْ'' کی چھ رموز ہیں۔

❸- رمز کلمی:

وہ آٹھ ہیں: (صُحْبَةٌ ، صِحابٌ، عَمَّ ، سَمَا ، حَقٌّ ، نَفَرٌ ، حِرْمِيٌّ ، حِصْنٌ) ان میں پورا کلمہ رمز بنتا ہے۔

اس طرح کل رموز پینتیس (۳۵) ہو جاتی ہیں، جن میں سے رموز حرفیہ کے ستائیس (۲۷) حروف ہیں اور واؤ کو دو مسئلوں میں جدائی کرنے کے لیے استعمال کیا جائے گا۔ رہا الف سو وہ چونکہ کلمہ اول میں آ ہی نہیں سکتا، اس لیے اس کو رمز نہیں بنایا، اسی طرح حروف ''اباجاذ'' انتیس (۲۹) مکمل ہوئے۔

Scanned with CamScanner
المكتبة العالمية الفريدة لكتب التجويد والقراءات على الشبكة العنكبوتية

رموز حرفیہ مرکبہ اور رموز کلمیہ کے نقشے

کلمات رمزیہ	حروف رمزیہ مرکبہ	مرموزین	کلمات رمزیہ کلمیہ	مرموزین
ثخذ	ث	کوفیین (عاصم حمزہ کسائی)	صحبہ	شعبہ، حمزہ، کسائی
	خ	نافع علاوہ چھٹوں قراء	صحاب	حفص، حمزہ، کسائی
	ذ	شامی وکوفیین	عم	نافع، ابن عامر
ظغش	ظ	مکی وکوفیین	سما	نافع، ابن کثیر، ابوعمرو
	غ	بصری وکوفیین	حق	ابن کثیر، ابوعمرو
	ش	حمزہ وکسائی	نفر	ابن کثیر، ابوعمرو، ابن عامر
			حرمی	نافع، ابن کثیر
			حصن	کوفیین ونافع

Scanned with CamScanner

www.Quranonlinelibrary.com

﴿قصیدہ شاطبیہ سے قراءات نکالنے کے طریقے﴾

اس کے لیے چار طریقے ہیں:
❶ قید ❷ ضد ❸ تلفظ ❹ اطلاق ان کی تفصیل (اضداد، باب استغناء اور باب اطلاق) میں آئے گی۔

﴿اضداد کا بیان﴾

جہاں دو وجہیں باہم متضاد ہوں گی وہاں اختصار کی غرض سے ایک ضد کو بیان کیا جائے گا۔ پس قراء مذکور کیلئے وہ وجہ ہو جائے گی اور دوسروں کے لیے اس کی ضد ہوگی، ایسا جوازاً ہے نہ کہ وجوباً جہاں گنجائش ہوگی وہاں دونوں بیان کی جائیں گی۔ جیسے: (وَلٰكِنْ خَفِيْفُ وَالشَّيٰطِيْنَ رَفْعُهُ* كَمَا شَرَطُوْا وَالْعَكْسُ نَحْوُ سَمَا الْعُلٰى){البقرة:۳۰}

اور جس جگہ دوسری قراءت ضد سے نہیں نکل سکتی وہاں دونوں کا بیان کرنا ضروری ہوگا۔ جیسے (أَوْصٰى بِوَصّٰى كَمَا اعْتَلَا){البقرة:۴۲}

اور جب دونوں قراءتوں کا تلفظ کیا جائے تو پھر قیود کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ پس اگر کسی جگہ بیان کر دی جائیں تو وہ بیان مزید وضاحت کے لیے ہوگا۔

Scanned with CamScanner
المكتبة العالمية الفريدة لكتب التجويد والقراءات على الشبكة العنكبوتية

www.Quranonlinelibrary.com

اور کل ضدیں اڑتیں (۳۸) ہیں، جن کے انیس (۱۹) جوڑے ہیں اور وہ یہ ہی ہیں:

عدد	ضدین		عدد	ضدین		عدد	ضدین	
۱	مد	قصر	۸	تذکیر	تانیث	۱۵	فتحہ	کسرہ
۲	اثبات	حذف	۹	غیبت	خطاب	۱۶	نصب	جر
۳	فتحہ	امالہ و تقلیل	۱۰	تخفیف	تشدید	۱۷	جزم	رفع
۴	ادغام	اظہار	۱۱	جمع	توحید	۱۸	ضمہ	فتحہ
۵	ہمزہ	تخفیف	۱۲	تنوین	ترک تنوین	۱۹	رفع	نصب
۶	نقل	عدم نقل	۱۳	تحریک	اسکان			
۷	اختلاس	اتمام حرکت	۱۴	نون	یاء			

ان انیس (۱۹) جوڑوں کی پھر دو قسمیں ہیں:

۱- عقلی یعنی جو عقل سے سمجھی جاتی ہیں یہ (۱۳) جوڑے ہیں جو نمبر 1 سے نمبر 13 تک میں مذکور ہیں۔

۲- دوسری قسم اصطلاحی ہے جو ناظم کی مقرر کردہ ہیں یہ نمبر 14 تا نمبر 19 ان چھ جوڑوں میں ہیں۔ یہ عقلی نہیں ہیں۔ کیونکہ مضارع میں یہ بھی ہوسکتا ہے کہ جزم کی ضد بجائے رفع کے نصب ہو، اسی طرح متکلم کے نون کی ضد بجائے یاء کے تاء ہو۔ برخلاف نمبر 1 عقلی: تو سب کو معلوم ہے کہ مد کے معنی کھینچنے کے ہیں، اس کی ضد ہے نہ کھینچنا جسے قصر کہا جاتا ہے اور باقی بارہ کو بھی اسی طرح سمجھ لو۔

Scanned with CamScanner
المكتبة العالمية الفريدة لكتب التجويد والقراءات على الشبكة العنكبوتية

www.Quranonlinelibrary.com

پھران دونوں کی دو دو قسمیں ہیں

❶ - مطرد

جن میں صرف ایک طرف سے مقابلہ ہواور یہ وہ ضدیں ہیں جو نمبر 17 تا 19 میں مذکور ہیں۔ پس مضارع میں جزم بول کر دوسرے کے لیے ضد سے رفع تو مراد لیا جائے گا لیکن جب رفع بولیں گے تو دوسروں کے لیے جزم کے بجائے نصب مراد ہوگا اور اسی طرح مذکورین کے لیے ضمہ بول کر دوسروں کے لیے فتحہ تو مراد ہوگا لیکن فتحہ بول کر دوسروں کے لیے ضمہ کے بجائے کسرہ مراد لیں گے۔ اور اسی طرح جب رفع بیان کریں گے تو ضد سے دوسروں کے لیے نصب تو مراد ہوگا لیکن نصب بول کر دوسروں کے لیے رفع کے بجائے جر مراد لیں گے۔ پس معلوم ہوگیا کہاں میں صرف ایک طرف سے مقابلہ ہے۔

❷ - مطرد اور منعکس

جن میں مقابلہ دونوں طرف سے ہو، اور یہ وہ ضدیں ہیں جو نمبر 1 تا نمبر 16 ان سولہ (16) جوڑوں میں مذکور ہیں مثلاً: مد بول کر دوسرں کے لیے قصر اور قصر بول کر دوسروں کے لیے مد اور مضارع میں متکلم کا نون بول کر دوسروں کے لیے غیبت کی یا اور یا بول کر دوسروں کے لیے نون مراد لیا جائے گا۔ اور باقی چودہ (14) جوڑوں کو بھی اسی طرح سمجھ لو۔

﴿فائدہ﴾

ضدوں کے پانچ جوڑے اور ہیں جن کو ناظم نے باب الفرش میں استعمال کیا ہے

اور وہ یہ ہیں:

Scanned with CamScanner
المكتبة العالمية الفريدة لكتب التجويد والقراءات على الشبكة العنكبوتية

www.Quranonlinelibrary.com

عدد	ضدین		عدد	ضدین	
❶	ترقیق	تفخیم وتغلیظ	❸	قطع	وصل
❷	تقدیم	تاخیر	❹	اعجام	اہمال
❺	استفہام	اخبار			

﴿باب استغناء﴾

کلمہ قرآنی کے بعد اس کی قیود (حرکات، سکون، تشدید وغیرہ) کو وہیں بیان کریں گے جہاں اس کے بغیر مقصد ظاہر نہ ہو سکے، لیکن جہاں کہیں وزن شعر ہی سے کلمہ قرآنی کی قراءت صحیح سمجھ آجائے گی یا رسم عثمانی سے ہٹ کر اس لفظ کو ملفوظی شکل میں لکھا گیا ہوگا۔ تو وہاں صرف اس کلمہ کا تلفظ کر دیں گے، قید نہیں بیان کریں گے۔ جیسے: (وَحَمْزَةُ أَسْرٰى فِي أُسْرٰى){البقرة:۲۲} یہاں دونوں قراءتوں میں قیود بیان نہیں کی گئیں۔ تلفظ ہی سے سمجھی گئی ہیں۔

﴿باب اطلاق﴾

یعنی بعض کلمات ایسے آئیں گے جہاں دونوں ضدوں میں سے کسی ایک کا بھی ذکر نہ ہوگا، بلکہ صرف کلمہ قرآنی اور اس کے قاریوں کا ذکر ہوگا اور یہ ایک نہایت مختصر اصطلاح ہے، جو کہ منحصر ہے تین قسم کی ضدوں میں: نمبر 1 رفع اور نصب نمبر:2 تذکیر و تانیث نمبر:3 غیبت اور خطاب۔

بس جو کلمہ بلا قید آئے، اگر اس میں رفع اور نصب کا احتمال ہو تو مذکور قاریوں کے لیے رفع سمجھیں اور غیر مذکور کے لیے نصب، اور اگر اس کلمہ میں یا تذکیر اور تاء تانیث کا احتمال

Scanned with CamScanner
المكتبة العالمية الفريدة لكتب التجويد والقراءات على الشبكة العنكبوتية

www.Quranonlinelibrary.com

ہوتو مذکورین کے لیے یا سمجھ لینا اور غیر مذکورین کے لیے تا اور اگر اس کلمہ میں یاء غیبت اور تاء خطاب کا احتمال ہوتو مذکورین کے لیے یاء غیبت سمجھیں اور غیر مذکورین کے لیے تاء خطاب۔

اور اس قاعدہ کی بالکل آسان تقریر اس طرح ہے کہ اس باب کا جو کلمہ بلا قید آئے اگر وہ اسم ہوتو اس میں مذکورین کے لیے رفع اور دوسروں کے لیے نصب ہوگا۔ اور اگر وہ کلمہ فعل ہوتو اس میں مذکورین کے لیے یاء تحتانیہ اور دوسروں کے لیے تاء فوقانیہ ہوگی۔

﴿باب استغناء اور باب اطلاق میں فرق﴾

ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ استغناء میں کلمہ کا صرف ایک قراءت پر تلفظ کرنے سے وزن صحیح رہتا ہے اور اطلاق میں دونوں طرح تلفظ سے وزن برابر رہتا ہے۔ مثال باب استغناء کی (وَمَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ رَاوِيهِ نَاصِرٌ) (ام القرآن نمبر ۱) مثال باب اطلاق کی (وَكُلٌّ كَفٰى) ہے کہ اول میں بالالف میں وزن صحیح رہتا ہے، بر خلاف ثانی کے کہ لام کی مرفوع پڑھیں یا منصوب وزن برابر رہتا ہے۔

﴿وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾

Scanned with CamScanner
المكتبة العالمية الفريدة لكتب التجويد والقراءات على الشبكة العنكبوتية